Regd. No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۱؍

یوم پنجشنبہ * یکم ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۳ احسان ۱۳۳۴ ہش * ۲۳ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۴۹

روس کے وزیراعظم مارشل بلگانن آئندہ موسم سرما میں بھارت آئیں گے

ماسکو ۲۲ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ روس کے وزیراعظم مارشل بلگانن نے ہندوستان آنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ آپ غالباً آئندہ موسم سرما میں بھارت آئیں گے۔ اس کا اعلان بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ پنڈت نہرو نے ایک جلسہ عام میں نیز اعلان کیا کہ بھارت اور روس دونوں نے مل جل کر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مارشل بلگانن نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا روس نے بھارت کے پیش کردہ ۵ اصولوں کو تسلیم کر لیا ہے۔

پریس کانفرنس میں پنڈت نہرو نے بتایا کہ روس کی اقتصادی امداد کے تحت روسی ماہرین اور سامان بھارت پہنچیں گے۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۲۱ جون ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ۔ لیکن کمزوری ابھی باقی ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مورخہ ۲۰ جون کو پونے آٹھ بجے صبح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اہالیان ربوہ نے مسجد مبارک میں نماز کسوف ادا کی۔ جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ نماز پون گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔

نماز کے بعد مکرم شمس صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ کی تشریح اور حکمت و فلسفہ بیان فرمایا جو حضور نے نماز کسوف کے بعد ارشاد فرمایا تھا۔

پاکستان نے ہمیشہ ایسی تجاویز کی حمایت کی ہے جن سے بین الاقوامی مسائل کا پُرامن حل نکل سکے

بدلے ہوئے حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کی جائے

اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کے موقع پر پاکستانی مندوب کی تقریر

اقوام متحدہ ۲۲ جون ادارہ اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب مسٹر محمد میر خاں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کی جائے تاکہ بدلے ہوئے حالات کے تقاضوں کو پورا کر کے اقوام متحدہ دنیا میں امن قائم کرنے کے سلسلے میں اپنے فرائض کو مؤثر طور پر ادا کر سکے

اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کے موقع پر پاکستانی مندوب نے تقریر کرتے ہوئے کہا اگر ادارہ اقوام متحدہ دنیا میں مستقل اور دیرپا امن قائم کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے منشور پر نظر ثانی کرے اور اس میں مناسب تبدیلیاں عمل میں لائے۔

آپ نے اس سلسلے میں مزید کہا۔ اقوام متحدہ میں نئے ممبروں کا داخلہ۔ حق تنسیخ نسلی امتیاز اور انسانی حقوق وہ مسائل ہیں جنہیں موجودہ منشور میں مناسب تبدیلیاں کئے بغیر حل نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے نئے سرے سے انکا جائزہ لینے کی ضرورت ہے پاکستانی مندوب نے تقریر کرتے ہوئے یہ تجاویز پیش کیں۔ کہ جنرل اسمبلی کے اجلاس مختلف علاقوں میں منعقد کئے جائیں۔ اور ایشیائی افریقی ممالک کو فوری طور پر مدد دی جائے۔

آپ نے کہا پاکستان نے ہمیشہ ایسی تجاویز کی حمایت کی ہے۔ جن سے بین الاقوامی مسائل کا پرامن حل نکل سکے اور پسماندہ ممالک کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے وسائل کو ترقی دی جا سکے۔

برطانوی وزیر خارجہ نے اس تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ گو ادارہ اقوام متحدہ میں بہت سے نقائص اور کمزوریاں ہونگی مگر

یہ ادارہ بہت مفید کام کر رہا ہے۔ یہی وہ واحد مقام ہے۔ جہاں پر جمع ہو کر ہم دوسرے

عالمی بنک پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی مزید مدد دے گا

کراچی ۲۲ جون ۔ اقوام متحدہ کے عالمی بنک نے پاکستان کو مزید ایک کروڑ ارسٹھ لاکھ ڈالر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رقم سے وفاقی دارالحکومت میں بجلی کی بہم رسانی کے انتظامات کو وسیع کیا جائے گا۔

واضح رہے اس وقت تک عالمی بنک پاکستان کو ۵ کروڑ ۲۶ لاکھ ڈالر کی مدد دے چکا ہے۔

امریکی سامان آنے کی رفتار تیز ہو جائیگی

وزارت اقتصادی امور کے ترجمان کا بیان

کراچی ۲۲ جون پاکستان کی وزارت امور اقتصادی کے ایک ترجمان نے امریکی سامان آنے کی رفتار پر تبصرہ کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ اب امریکی سامان تیزی سے آنے لگے گا۔

ترجمان نے بتایا کہ اس سلسلے میں جہازوں کی فراہمی اور بعض دیگر امور میں ایسی مشکلات حائل تھیں جو پاکستانی اور امریکی حکام کے اختیار سے باہر تھیں اب ان مشکلات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ سامان منگوانے کا طریق کار سہل کر دیا گیا ہے۔ ترجمان مذکور نے بتایا کہ پاکستان کی طرح امریکی حکام بھی تیزی سے امریکی مال بھیجنے کے متمنی ہیں۔ لیکن بعض مشکلات کی وجہ سے تاخیر ہوئی جو امید ہے کہ آئندہ نہیں ہوگی اور آئندہ دو تین ماہ تک امریکی سامان آنے کی رفتار بہت تیز ہو جائے گی۔

عازمین حج کے لئے پونے دو کروڑ روپیہ زرمبادلہ کا انتظام

کراچی ۲۲ جون حکومت پاکستان نے اس سال بیس ہزار سے زیادہ افراد کے لئے فریضہ حج ادا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اور اس کے لئے پونے دو کروڑ روپیہ سے زیادہ کے زرمبادلہ کا انتظام کیا ہے زرمبادلہ کی یہ رقم گذشتہ سال کی نسبت ۱۵ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

ہم بین الاقوامی معاہدے کا جائزہ لے سکتے ہیں اور دنیا میں مستقل امن قائم کرنے کے وسائل تلاش کر سکتے ہیں۔

غذائی اشیاء کو تر و تازہ رکھنے کے لئے نئی شعاعوں کی دریافت

لندن ۲۲ جون برطانوی ماہرین نے امید ظاہر کی ہے کہ جلد ہی گوشت ۔ سبزیوں اور دوسری غذائی اشیاء کو محفوظ رکھنے کے لئے سرد خانوں کی ضرورت اتنی نہیں رہے گی ۔ اور اس کی جگہ ایک نئی قسم کی شعاعوں سے کام لیا جائے گا۔

ماہرین نے کہا ہے اب جن غذائی اشیاء کو محفوظ رکھنا مقصود ہوگا ۔ انہیں کھلی جگہ میں رکھا جائے گا۔ اس طرح ان اشیاء پر جراثیم کا اثر نہیں ہوگا۔ اس طریقہ سے دودھ دہی اور پنیر کو بھی محفوظ کیا جا سکے گا۔

شعاعوں کے ذریعہ سے سبزیوں کو سرد خانوں کے مقابلے میں اور بھی زیادہ دیر تک محفوظ کیا جا سکے گا۔ برطانوی ماہرین یہ تحقیقات ایٹمی طاقت کے پرامن استعمال کے منصوبے کے تحت کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہاروِل (برکشائر) میں ایک وسیع مرکز قائم ہے۔ ابھی تک اس نئی طریقہ سے غذائی اشیاء کو محفوظ کرنے کے جو نقائص منظر عام پر آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ اس طریقے سے ذخیرہ شدہ اشیاء کا ذائقہ بدل جاتا ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ جون ۱۹۵۵ء

الحاد کا سیلاب

ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں بتایا تھا کہ اشتراکی ممالک میں مذہب کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور یہ جو ایسے ممالک کی طرف سے پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ یہاں مذہب بالکل آزاد ہے۔ یہ محض فریب ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا تھا اشتراکیت فی نفسہٖ ایک مادہ پرستانہ تحریک ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ اللہ تعالےٰ کا اس میں کوئی مقام نہیں بلکہ نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ اور مذہب کے خیالات کو دنیا سے مٹانا ان کا بنیادی پروگرام ہے۔ اس لئے ایسی کوئی بات جو کوئی اشتراکی ملک کہے جس کا مطلب مذہب کی آزادی ہو محض ایک وقتی حیلہ سمجھنا چاہیئے۔ اور چونکہ اشتراکیت کی آجکل ساری توجہ مشرقی ممالک کی طرف ہے جہاں مذہب ابھی تک اپنا اثر رکھتا ہے۔ اس لئے وہ داہنت اور منافقت کے طور پر کسی حد تک مذہب کو بظاہر آزادی دینے کے دعاوی کرتی رہتی ہے

چنانچہ چین میں جہاں اس وقت اشتراکی حکومت قائم ہے یہی طریق کار اختیار کیا جا رہا ہے۔ بظاہر تو مذہبی لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں مذہب سے تعرض نہیں کیا جاتا۔ مگر ایسے ایسے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جن سے لوگ مذہب سے متنفر ہو جائیں۔ اور جو لوگ مذہب پر اصرار کریں اور ان کے طریق کار پر تنقید کی جسارت رکھیں۔ انہیں ناجائز دباؤ سے باز رکھا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم ایک پادری صاحب کا بیان شائع کرتے ہیں۔ آپ ایک مشہور رومن کیتھولک پادری ہیں۔ آپ کا نام فریڈرک اے ہوولیگ ہے۔ آپ تقریباً ۲۶ سال چین میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ اور حکومت چین نے آپ کو جاسوسانہ سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں چین سے باہر نکال دیا ہے۔ انہوں نے ہانگ کانگ پہنچ کر کہا ہے کہ

" اشتراکی چین کی حکومت کا یہ دعوےٰ بالکل بے بنیاد ہے کہ چین میں مذہبی آزادی حاصل ہے۔ میں صوبہ کیانگسی کے شہر دوچو میں ۲۶ سال تبلیغی کام کرتا رہا۔ اور حکومت کی سختی کے باوجود وہاں کے ۹۰ فیصد لوگ گرجوں میں جاتے۔ اور اپنے نظریات کے مطابق عبادت کرتے تھے۔ لیکن حکومت کے تشدد کا یہی عالم رہا۔ تو بہت جلد ہی چین سے مذہب اور کلیسا ملک بدر کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ چین میں مذہبی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ اور دو چو کے سات گرجا گھروں کو گندم کے گوداموں کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

انہیں دسمبر ۱۹۵۰ء میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اور یہ الزام عائد کر کے کہ ان کے گھر سے ایک پستول اور افیون برآمد ہوئی ہے۔ انہیں چھ ماہ تک جیل میں بند رکھا گیا۔ انہوں نے بتایا میں نے اپنی صفائی میں کئی ثبوت پیش کئے۔ اور حکام کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں کہ ریوالور اور افیون کس طرح میرے مکان میں پہونچے ہیں۔ لیکن میری بات پر دھیان نہ دیا گیا۔ اور آخر چھ ماہ بعد ایک بیان پر میرے دستخط لینے کے بعد مجھے رہا کر دیا گیا۔ اس بیان میں لکھا تھا کہ " میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ دونوں اشیا میرے گھر سے برآمد ہوئی ہیں "

(نوائے وقت ۲۴ جون ۱۹۵۵ء)

اشتراکی ممالک کا دعوےٰ ہے کہ اس وقت دنیا کے ⅓ حصہ پر وہ غالب آ چکے ہیں ان میں سے روس اور چین بہت بڑے ممالک ہیں لیکن دیکھا جائے تو اشتراکیت کا نفوذ دنیا کے باقی ممالک میں بھی ہو چکا ہے۔ اور دنیا کے بہت سے ممالک کے لوگ اس کے بے پناہ پروپیگنڈے سے متاثر ہو رہے ہیں۔

آج دنیا کی یہ حالت کیوں ہوئی ہے۔ کہ لوگ اشتراکیت کے ملحدانہ پروپیگنڈے سے جلد تر متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اخلاقی قدروں کو چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو ظاہر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عموماً انسان مادی اور محسوس حقائق سے جو ظاہری حواس سے محسوس کرتا ہے فوری طور پر متاثر ہوتا ہے۔ خاصکر عوام جن کے لئے غیر محسوس حقائق کے حلقۂ اثر سے نکلنا ذرا مشکل ہوتا ہے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ اشتراکیت ظاہری حواس کو متاثر کرتی ہے۔ اور مادی ضروریات زندگی کی باحسن طریق تکمیل کے سبز باغ دکھاتی ہے۔ اس لئے فوراً اثر کرتی ہے۔ غور و فکر کرنے والے انسان جانتے ہیں کہ زندگی صرف مادی ضروریات زندگی کی تکمیل سے ہی قائم نہیں رہتی۔ بلکہ ایک مدت کے بعد مادی رجحانات انسان کو وحشی جانوروں کے درجے سے بھی گرا دیتے ہیں۔ اور انسان نفس امارہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو اسے برائی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور اسفل سافلین میں داخل کر دیتا ہے۔ چنانچہ مادہ پرستی کی وجہ سے آج دنیا کی یہی حالت ہو رہی ہے۔ اور اشتراکیت منظم طور پر دنیا کی یہ حالت بنانے میں ممد و معاون ثابت ہو رہی ہے۔ اگرچہ مغرب کا سرمایہ دارانہ نظام بھی اشتراکیت سے اس بارے میں کوئی کم حصہ نہیں لے رہا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اشتراکیت اسی بے خدا نظام کا بے خدا ردعمل ہے۔

سچ یہ ہے کہ دنیا میں مادہ پرستی کو یہ عروج ان مذہبی توہم پرستیوں کے ردعمل میں حاصل ہوا ہے۔ جو مذہبی لوگوں نے حقیقت پر اپنی طرف سے اضافہ کر کے بڑھائی ہوئی ہیں۔ اور مذہب کو محض ایک وہمی عقائد کا پلندہ بنا دیا ہے۔

مذہب ہمیشہ اپنے ماننے والوں کے دو متضاد گروہوں کا شکار ہوتا چلا آیا ہے۔ ایک وہ گروہ جو اس کے روحانی پہلو میں مبالغہ کرتے ہیں۔ اور نبیوں اور پیشواؤں کو انسان سے اٹھا کر خدا یا کم از کم مافوق الفطرت ہستی بنا دیتے ہیں۔ دوسرا گروہ قانون و شریعت کو بے جان بنا کر اسے مسائل کا ایک لاینحل طلسم بنا دیتا ہے۔

آجکل دنیا میں جو مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایک یا دوسری بیماری کا شکار ہیں۔ یہودیت محض مراسم مذہبی کو وقعت دیتی ہے۔ اور عیسائیت نے اسکے ردعمل میں شریعت کو ہی ختم کر دیا۔ اور خیالی روحانیت پر اتنا زور دیا کہ روزمرہ کی زندگی سے اس کو تطابق دینا مشکل ہو گیا۔

اسلام سے دوچار ہونے سے پہلے مغرب میں عیسائیت کا یہی انداز تھا۔ اسکے ردعمل میں ہی مغرب میں الحاد کی طرف رجحانات پیدا ہوئے۔ اور اس نے سرمایہ دارانہ نظام کی ایک متعین صورت اختیار کر لی جس کی برائیوں اور ظلم سے متاثر ہو کر اشتراکیت نے جنم لیا ہے۔ یا کم از کم موجودہ صورت اختیار کی ہے۔ جو مارکس اور انجلز نے اس کو دی ہے

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس وقت سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور بجائے یورپ میں صحیح اسلام کا چہرہ پیش کرنے کے باہم آویزشوں میں مصروف رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ عیسائیت سے بیزار ہو کر رومی قانون اور فلسفہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ الحاد کی آغوش میں جا پڑا۔

اگر اس وقت اسلام کی تعلیم جو مادیت اور روحانیت کا معتدل امتزاج ہے۔ مغرب کے سامنے پیش کی جاتی۔ تو یقیناً مغرب موجودہ مادہ پرستی کے جنگل میں نہ پھنستا اور آج یہ حالت ہے کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت دو بے خدا نظام باہم ٹکرانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اگر بر وقت روحانیت کا احیاء نہ ہوا۔ اور ان کے سامنے کوئی ایسا دین نہ آیا۔ جو مادیت اور روحانیت کے باہم معتدل امتزاج کو پیش کرتا ہو۔ تو یہ ڈر خیالی نہیں ہے کہ دنیا تباہ ہو جائے گی۔

مشکل یہ ہے کہ دنیا کی تمام مادی طاقت انہی اقوام کے ہاتھوں میں ہے۔ اور قدرتاً ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ آج دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ سوائے اسلام کے کوئی مذہب اپنی حقیقی حیثیت کذائی پر قائم نہیں رہا۔ ان مذاہب کے پیرو نہ صرف تعلیم سے ہٹ گئے ہیں۔ بلکہ ان مذاہب کی تعلیم بھی مسخ ہو کر رہ گئی ہے۔ اور ان میں اب کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہوتا۔ جو تعلق باللہ کا براہ راست دعویدار ہو۔ یہ بات بھی الحاد کو بڑھانے میں ممد ہوئی ہے۔

خود اسلام میں بھی جس کی الکتاب میں زیر و زبر کا فرق نہیں ہوا جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ موجود ہے اکثریت انہی دونوں گروہوں میں بٹ کر رہ گئی ہے۔ اور دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ تعلق باللہ کے اس اصول کی جس کی قرآن کریم میں جابجا بشارت دی گئی ہے۔ اور انابت باللہ کے طریقے واضح طور پر بتائے گئے ہیں۔ منکر ہو گئی ہے۔

اس طرح دنیا کے تمام حصوں میں الحاد کے راستے بڑی حد تک صاف ہو چکے ہیں۔ اور وہ بے کھٹکے ہر زاویہ میں گھستا چلا جاتا ہے۔ یہ سوال ہے کہ روحانیت کا احیاء کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کا سیدھا سا جواب یہی ہے۔ کہ جیسا پہلے ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح آج بھی ہوگا۔ پہلے بھی جب بحر و بر میں فساد برپا ہوتا رہا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ ہی دنیا کو بچاتا رہا ہے۔ اب بھی ایسا ہوگا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

تصحیح

جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب کی طرف سے فدیہ ماہ رمضان المبارک کے طور پر تیس روپے چندہ روانہ مرکز کیا گیا تھا۔ مگر ۲۲ مئی ۱۹۵۵ء کے الفضل میں غلطی سے سید احمد صاحب دوکاندار سکرٹری مال کے نام پر یہ چندہ شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

خاکسار مالٹہ دتا منشی معرفت سید احمد دوکاندار شہر نوکوٹ سندھ

ھالینڈ میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب پر
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک مکتوب

مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج ہالینڈ مشن نے ہالینڈ میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے متعلق تفصیلی اطلاع دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا تھا۔

"آج مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۵ء کو بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مسجد ہالینڈ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر ایران۔ مصر۔ پاکستان اور انڈونیشیا کے سفراء کے نمائندگان بھی تشریف لائے۔ حاضری تقریباً دو صد تھی۔ درلڈ نیوز ایجنسی کے نمائندہ کے علاوہ قریباً سب روزانہ اخباروں کے نمائندگان بھی تشریف لائے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تقریب بہت کامیاب رہی۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔"

اس پر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو جواب مولوی غلام احمد صاحب بشیر کو بھجوایا۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے: (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

جزاك الله۔ بارک ہو۔ آپ کو بھی اور سب احمدی نومسلموں کو بھی۔ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب کے لئے یہ خدمت عظیم بہت بہت مبارک کرے اور ثواب کا موجب بنائے۔ سچ وہی ہے جو سر عبدالقادر نے مسجد لنڈن کا افتتاح کرتے ہوئے کہا تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالےٰ نے چوہدری صاحب کو مجھے آرام سے یہاں پہونچانے کی سعادت بخشی۔ اور اس کے بدلہ میں ان کو مسجد ہالینڈ کا سنگِ بنیاد رکھنے کی عزت بخشی۔ یہ وہ عزت ہے۔ جو بہت بڑے بڑے لوگوں کو بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ ہم نئے سرے سے اسلام کا سنگِ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلعم کا نائب ہونا کوئی معمولی عہدہ نہیں۔ آج دنیا اس کی قدر کو نہیں جانتی۔ ایک وقت آئے گا۔ جب ساری دنیا کے بادشاہ رشک کی نظر سے ان خدمات کو دیکھیں گے۔ پاکستان کے گورنر جنرل بھی کل سے آئے ہوئے ہیں۔ اور آج معلوم ہوا ہے کہ ان کی حالت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور ڈاکٹر امید کرتے ہیں کہ جلد اچھے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کو شفا دے۔ کہ وہ بھی ایک کامیاب مرد میدان ہیں۔ کروڑوں مسلمانوں کو ان کے ذریعہ فائدہ پہونچا ہے۔ اور پہونچے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اللہ تعالےٰ ان کو خیریت سے رکھے۔ اور اس کام کی تکمیل کا موقعہ بہم پہنچائے۔ جو انہوں نے شروع کیا ہے۔

آپ کا فون پہنچا کہ ایک ڈرائیور ہے۔ جو انگریزی، فرانسیسی اور جرمن جانتا ہے۔ ہمیں ڈرائیور کی سخت ضرورت ہے۔ اسے بھجوا دیں۔ اس دوست کا آنا ہمارے لئے آرام کا موجب ہوگا۔ خدا تعالےٰ اس کے لئے بھی زیادتی ایمان کا موجب بنائے۔ اگر یہ شخص مل گیا۔ اور ہمارے کام آتا رہا۔ تو آپ کے لئے بھی بہت سے ثواب کا موجب ہوگا

اگر مکان جلد بن جائے تو آپ کی بیوی کو بھی اب اصرار ہے۔ کہ مجھے جلد بھجوا دو۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ خدا تعالےٰ خیریت سے ملائے۔ تو میں ان کو بھجوا دوں۔ اللہ تعالےٰ جلد ہالینڈ کے اکثر لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشے آمین

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
— مورخہ ۳۰ جون بروز جمعرات —

حسب دستور مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء بروز جمعرات یوم سیرت النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) منایا جائے گا۔ احباب جماعت اپنی اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر کے اس مبارک تقریب کو پوری شان کے ساتھ منائیں اور جلسوں میں حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے جائیں:

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

زندہ خدا کا زندہ نشان

از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ

۲۹ رمضان المبارک کو عصر کی نماز کے بعد مسجد مبارک، ربوہ میں حسب معمول درس قرآن مجید ختم ہوتا تھا۔ اس موقعہ پر دعا کا بھی پروگرام تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی امیر جماعت ربوہ کی قیادت میں ہونی تھی۔ اس کے متعلق قبل از وقت ربوہ میں اچھی طرح اعلان کر دیا گیا تھا۔

اس دن مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جو قرآن کریم کے آخری پانچ پاروں کا درس دیتے رہے تھے اپنے حصہ کا درس مکمل کرتے ہوئے آخری دو سورتوں یعنے سورۂ فلق اور سورۃ والناس کا درس اس خیال سے باقی رہنے دیا کہ حضرت میاں صاحب ممدوح دعا سے قبل ان سورتوں کا درس فرمائیں گے۔

حضرت میاں صاحب جب دعا کے لئے تشریف لائے تو یہ معلوم کر کے کہ دو سورتوں کا درس ان سے سننے کی توقع کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بہتر ہوتا کہ مولوی صاحب ہی ان سورتوں کا درس دیتے۔ بہرحال آپ نے اس موقعہ پر سورۂ فاتحہ۔ سورۂ اخلاص اور معوذتین کے متعلق ایک نہایت عالمانہ اور پُر معارف تبصرہ فرمایا۔

جس وقت حضرت میاں صاحب درس فرما رہے تھے۔ اس وقت کا سماں نہایت پُر کیف اور روحانیت سے پُر تھا۔ جماعت ایک عرصہ سے اس روحانی اور پُر کیف لذت سے محروم تھی۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے بنفسِ نفیس جماعت کو مخاطب کرنے سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ شعائر اللہ ہونے کی وجہ سے حضرت میاں صاحب کے درس میں بھی ایک حد تک اس لذت کا سماں موجود تھا۔ معوذتین کا درس ختم کر کے حضرت میاں صاحب نے احباب کو حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے متعلق دعا کی تحریک کی۔ اور فرمایا کہ کاش آج حضور ہم میں دعا کے لئے موجود ہوتے۔ اس غیر حاضری کو ساکنین ربوہ نے بہت محسوس کیا۔ اور اپنے آقا اور روحانی باپ کی جدائی نے ان پُر سوز درد کی خاص کیفیت طاری کر دی۔ آخر میں دعا شروع ہوئی۔ تو چند لمحوں میں گریہ و زاری تضرع اور خشوع و خضوع کا ایسا سماں بندھ گیا۔ جس کو الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ دوست اس قدر تڑپ اور الحاح اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ دعا کر رہے تھے۔ کہ بعض غیر از جماعت لوگوں نے بھی تضرع اور گریہ و زاری کو نصف میل کے لگ بھگ فاصلہ سے بھی سنا۔ اور اس پر حیرت کا اظہار کیا۔ کہ یہ گریہ و زاری کیوں ہے۔

درحقیقت یہ تضرع اور خشوع و خضوع اور تڑپ اور گریہ و زاری ان مخصوص اجتماعی دعاؤں کی خصوصیت کا رنگ رکھتی تھی۔ جو قبولیت کا درجہ پا لیتی ہیں۔ دعا کرنے والوں کی حالت ایسی تھی۔ جیسے کسی کو ذبح کر دیا گیا ہو۔ اور وہ چلا رہا ہو۔ درحقیقت ایسی دعائیں ہی عرشِ الٰہی کو ہلا دیا کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت و رحمت کو کھینچ لاتی ہیں۔ جس وقت ربوہ میں یہ عالم تھا۔ اسی شب (جیسا کہ ۶/۵۵ ۱۱ ہ کے شائع شدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی رؤیا سے ظاہر ہے) عالم الغیب حی القیوم اور دعاؤں کو قبولیت کا جامہ پہنانے والا خدا عرش معلےٰ سے اپنے پیارے سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کو زیورچ کے شہر میں اپنے خدام کی حالت کا نظارہ دکھا رہا تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں حضور اس غم سے اگلے دن وہاں عید کی نماز بھی نہ پڑھا سکے۔ کیونکہ حضور کو یہ خیال پیدا ہوا کہ میری روحانی اولاد جو ربوہ میں ہے میری صحت کے لئے تڑپ رہی ہے وہ نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ اس غم سے تڑپ رہی ہے۔ کہ ان کا محبوب آقا کب واپس آکر ان کی حقیقی عید کا موجب ہوگا۔ اور حضور کی غیر موجودگی میں ان کی عید بے کیف و بے لذت ہوتی جاتی تھی۔

گو یہ رپورٹ مفصل طور پر وقت پر شائع نہیں ہو سکی۔ مگر اس کے گواہ ربوہ کے ہزاروں اشخاص ہیں۔ نیز وہ لوگ بھی اس کے شاہد ہیں۔ جو احمدی تو نہیں۔ لیکن دعا میں موجود تھے۔ پس یہ زندہ خدا کا زندہ نشان ہے۔ کہ ربوہ میں ہونے والے واقعہ کو ہزاروں میل دور موجود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ایسے ہی دکھا دیا گیا۔ جیسے کہ پردہ پر کسی تصویر کو دکھایا جاتا ہے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

پتہ مطلوب ہے

مولوی کرم الٰہی صاحب ولد میاں حیات اللہ صاحب سکنہ ویگراں ضلع ہزارہ کا ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے واقف ہوں وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں (ناظر بیت المال)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک ایسی فضا پیدا کرنیکی کامیاب کوشش کیگئی ہے

جو ہر قسم کے معاشرتی اخلاقی اور مذہبی تعصبات سے پاک رہے

تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ رپورٹ

یہ رپورٹ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات منعقدہ ۱۹ جون ۱۹۵۵ء میں پڑھی گئی

رب عزیز و قدیر کی حمد و ثنا اور حضرت سید النبیین و اصدق الصادقین و امام الطیبین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد اپنے بزرگوں اور عزیزوں کے سامنے میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سال رواں کی رپورٹ پیش کرتا ہوں

آئندہ نسل کی تربیت کی ذمہ داری ایک بھاری ذمہ داری ہے۔ خصوصاً ایک ایسے ملک میں جو صدیوں غلام رہنے کے بعد آزاد ہوا ہو۔ اخلاقی پستی غلامی کا ایک بھیانک ترین نتیجہ ہے۔ ظاہری اور مادی زنجیریں توڑ کر آزاد ہو جانا اتنا مشکل نہیں جتنا کہ باطنی، ذہنی اور اخلاقی زنجیریں توڑ کر حقیقی آزادی کا حاصل کرنا۔ قومی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ دل و دماغ اور روح کو غلامانہ قید و بند سے آزاد کیا جائے۔

دل و دماغ اور روح کی اس باطنی آزادی کے بغیر ظاہری اور سیاسی آزادیاں قائم نہیں رکھی جا سکتیں۔ پس استاد کا کام اہم بھی ہے۔ اور مشکل بھی۔ استاد زندگی کے چوراہوں کا صرف سنتری ہی نہیں۔ وہ زندگی کی شاہراہوں کا رہبر بھی ہے۔ وہ ہر راہ رو کے ساتھ کچھ دور چلتا ہے۔ اور اس کی ذہنی اخلاقی اور علمی قابلیتوں کو مخصوص جہتوں پر ڈال کر انہیں صحیح نشوونما کے قابل بناتا ہے۔ خوش قسمت ہے وہ قوم جسے اچھے استاد میسر ہوں۔ کہ درخشندہ مستقبل کے ضامن ہیں۔ اور ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ اپنے نونہالوں کے فطری قوتوں کی طبعی نشوونما کے لئے ایک ایسی سازگار فضا پیدا کریں جو ہر قسم کے سیاسی معاشرتی اخلاقی اور مذہبی تعصبات سے پاک ہو۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک حد تک ہم اس کوشش میں کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

انتقال مکانی

آج سے بارہ برس قبل یعنی ۱۹۴۴ء میں ایک شاندار عمارت میں اس کالج کی ابتدا ہوئی۔ زر کثیر خرچ کر کے سائنس کے لئے جدید ترین آلات خریدے گئے۔ لائبریری پر کثیر رقم خرچ کی گئی۔ خلوص سے کام کرنے والے اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں لیکن کالج قائم ہوئے ابھی تین سال ہی ہوئے تھے کہ ہمیں تقسیم ہند کی قیامت خیز مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ہندو کی دوربین سازشانہ نگاہ نے ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری عمارت کو سیل کیا اور صرف اپنی روایات کو ساتھ لے کر ہم نے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔

تقسیم کا دھچکہ اس قدر شدید تھا کہ ذہن کا توازن و تناسب قائم رکھنا مشکل ہو گیا اور اس حشر خیز دور میں ہمیں بھی ایک سال ایک ڈیری فارم میں رہنا پڑا۔ صابر و شاکر اہل علم اور حوادث زمانہ کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنے والے مستعد اساتذہ نے وہاں بھی اپنے کام کو اس سکون سے جاری رکھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ آخر بڑی کوشش کے بعد ڈی اے وی کالج لاہور کے شاندار کھنڈرات ہمیں الاٹ ہوئے۔ جس کی مرمت وغیرہ پر ہی ایک بھاری رقم ہمیں خرچ کرنا پڑی اور اس طرح اسے قابل استعمال بنایا گیا۔ (یہ رقم حکومت کی طرف سے ہمیں ابھی تک نہیں ملی۔)

آہستہ آہستہ جہاں ایک طرف ہماری عمل گاہیں جدید قسم کے بہترین ولایتی آلات سے مزین ہونے لگیں۔ وہاں ساتھ ساتھ طلبہ کی تعداد میں بھی اضافہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ طلبہ کی تعداد پانچ سو سے بڑھ گئی۔ تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ نے اپنے اخلاق و اطوار ضبط و نظم اور تعلیمی مساعی میں ایسی شاندار روایات قائم کیں کہ جن کی وجہ سے اس کالج کو لاہور کے کالجوں میں ایک ایسی قابل تعریف حیثیت حاصل ہو گئی۔ کہ دوست تو دوست حاسدین بھی اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ تعلیم الاسلام کالج پنجاب کی دو تین بہترین درسگاہوں میں سے ایک ہے۔

۱۹۵۴ء میں ہمیں ایک بار پھر منتقل ہونا پڑا۔ اور اکتوبر میں ہم نے یہ درسگاہ موجودہ عمارت میں جاری کی۔ جو اگرچہ ظاہری شکل و صورت میں مکمل نہیں ہوئی۔ مگر جہاں تک حقیقی ضرورتوں کا تعلق ہے۔ خاطر خواہ حد تک مکمل ہو چکی تھی۔ اس نئے ماحول میں ہم یہ کوشش بھی کر رہے ہیں۔ کہ کالج کے تعلیمی معیار کو اور بھی بلند کرنے کے لئے یورپ اور انگلستان سے بعض اساتذہ کی خدمات حاصل کریں۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ کے ایک سائنسدان کی خدمات حاصل کی جا چکی ہیں۔ اور وہ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے مارچ ۱۹۵۶ء تک ہمارے ہاں کام کریں گے۔ اسی طرح کوشش ہو رہی ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایک یا دو اساتذہ کی خدمات انگریزی پڑھانے کے لئے حاصل کی جائیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ ہمیں اس میں بھی کامیابی ہو گی ہم پوری سنجیدگی سے اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ نہ صرف یہ کہ ہمارے نتائج دوسرے تمام کالجوں سے اچھے رہیں بلکہ سو فیصدی طلبہ پاس ہوا کریں۔ مگر اس کے لئے صرف اچھے اساتذہ، اچھی عمل گاہیں اہتزاز اور مناسب فضا کی ہی ضرورت نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے نوجوان جو اپنے اندر اعلےٰ تعلیم کی صلاحیتیں نہیں رکھتے وہ یا تو کالج میں داخل ہی نہ ہوں اور یا داخل ہونے کے بعد انہیں صرف اس بنا پر کہ ان کے اندر اعلےٰ تعلیم کی قابلیت نہیں تعلیم چھوڑنے پر مجبور کیا جا سکے مگر یہ صرف ایک کالج کے بس کی بات نہیں اس کے لئے قومی جدوجہد اور قومی پالیسی کی ضرورت ہے۔ جس کے بغیر ہماری انفرادی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ امید ہے کہ جناب وائس چانسلر صاحب اس کی طرف بھی توجہ فرما دیں گے گو اس وقت تک ہمارا کالج صرف ایک ڈگری کالج ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ مستقبل قریب ہی میں یہاں ایم اے ایم ایس سی کی تعلیم کا بھی انتظام ہو جائے ایسے منصوبوں پر ہم سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں کہ عنقریب ہی اس کا نتیجہ آپ دوستوں پر ظاہر ہو جائے گا۔

ہماری یہ عمارت ظاہری زیبائش و آرائش سے معرا ہے۔ مگر کلاس روم اور عمل گاہوں کی اندرونی اور حقیقی ضروریات احسن طریق پر پوری کی جا چکی ہیں۔ سوائے اس کے کہ پانی کا انتظام ابھی تک اس لئے تسلی بخش طریق پر نہیں کیا جا سکا کہ زمین کے نیچے پانی شور زدہ ہے اور دو جگہ ٹیوب ویل حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ امید ہے کہ دو ایک ہفتہ کے اندر اندر اس جہت سے بھی موجودہ دقت دور ہو جائے گی۔ موجودہ نقشہ دو منزلہ عمارت کے لئے ہے۔ جس میں سے صرف ایک منزل تعمیر کی گئی ہے۔ جو ہماری وقتی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ امید ہے کہ موسمی تعطیلات میں کالج ہال اور ہوسٹل کی دوسری منزل کی تعمیر بھی مکمل ہو جائے گی۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ کے متعلق ماہرین فن نے بڑی سختی کے ساتھ ہمیں مشورہ دیا ہے کہ کچھ عرصہ اسے نظر انداز کیا جائے ورنہ اس علاقہ کا شورہ شوریدہ سری دکھائیگا اور عمارت کو نقصان پہنچے گا۔ پس وہ آنکھ جو باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری حسن کی بھی متلاشی ہو کچھ عرصہ صبر کرے کہ مناسب وقت پر اس جہت سے بھی کوئی تشنگی باقی نہ رہے گی۔

افتتاح کالج

۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کی صبح ۱۰ بجے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ امام جماعت احمدیہ نے تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح فرماتے ہوئے ۱½ گھنٹہ طلبہ کو خطاب فرمایا۔ اور ان پر علم کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے انہیں نہایت محنت اور استقلال سے علم حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔

نتائج

۱۹۵۵ء کے یونیورسٹی کے امتحانات میں بھی ہر مضمون میں ہمارے کالج کے نتائج یونیورسٹی کی اوسط فیصدی سے اچھے رہے۔ خصوصاً بی اے حصہ میں یونیورسٹی کی ۲۲.۷ فی صدی کے بالمقابل ہمارے کالج کی اوسط ۴۱.۴ فی صدی رہی اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں ہمارے چھ طلبا نے یونیورسٹی کے وظائف حاصل کئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

(باقی)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ رضؓ

جاں نثاری اور قربانی کی بعض درخشندہ مثالیں

(از فضل الرحمٰن صاحب نعیم جامعۃ المبشرین احمدیہ ربوہ)

مخالفین اسلام جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس بے نظیر کامیابی اور ترقی کو دیکھتے ہیں۔ جس کی نظیر نہ آپ سے پہلے کہیں ملتی ہے۔ نہ بعد میں نظر آتی ہے۔ تو اس پر پردہ ڈالنے اور اسکی وقعت کو کم کرنے کے لئے طرح طرح کے اعتراض گھڑنے شروع کر دیتے ہیں۔ انہی اعتراضات میں سے ایک بہت بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپؐ نے تلوار کے زور سے کامیابی حاصل کی۔ اور قوت بازو سے لوگوں کو اپنے آگے سر تسلیم خم کرنے کے لئے مجبور کیا۔

مگر یہ معترضین اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ ایک ایسے وجود نے جس نے یتیمی میں پرورش پائی۔ جس کے پاس کوئی دنیوی طاقت اور قوت نہ تھی۔ اس نے تمام ملک۔ تمام دنیا کے عقائد اور خیالات کے خلاف آواز اٹھا کر وہ تلوار کہاں سے اور کس طرح حاصل کی؟ جو بے مثال کامیابی کا ذریعہ بنی۔ اور اس تلوار کے چلانے والے میں اتنا زور اور اتنی قوت کہاں سے آگئی۔ کہ دنیا اس کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو گئی۔

اگر ذرا بھی غور و فکر سے کام لیا جائے۔ تو یہ اعتراض اپنے غلط ہونے کا آپ ہی ثبوت ہے۔ پھر جب اس فداکاری اور جاں نثاری کو دیکھا جائے۔ اس اخلاص اور محبت۔ اس فرمانبرداری اور سرفروشی کا خیال کیا جائے۔ جو آپؐ کی غلامی کے حلقہ میں داخل ہونے والوں نے مصائب و مشکلات۔ تکالیف اور صعوبات کے کوہ گراں کے مقابلہ میں دکھائی۔ تو ان لوگوں کی سمجھ و عقل پر حیرت ہوتی ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ بانیٔ اسلام نے تلوار کے زور سے لوگوں کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور زبردستی ان کو مسلمان بنایا۔

بلاشبہ ایک ظالم اور جابر تلوار کے زور سے کچھ عرصہ کے لئے گردنیں کو اپنے آگے جھکا سکتا ہے۔ لیکن کسی ایک شخص کے دل میں بھی اخلاص اور وفاداری کے جذبات پیدا نہیں کر سکتا۔ مگر تاریخ اسلام میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فدائیوں کے ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات پائے جاتے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر ماننا پڑتا ہے۔ وہ بڑی سے بڑی تکلیف بڑے سے بڑا دکھ آپؐ کی خاطر اس خوشی اور مسرت سے برداشت کرتے۔ گویا اس میں وہ اپنے لئے پوری راحت اور آرام پاتے۔ اور اسے اپنی بہت بڑی خوش قسمتی سمجھتے تھے۔

ایک جنگ کا واقعہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جاں نثار اور فدائی جن کا نام سعدؓ تھا۔ نہایت ہی خطرناک طور پر زخمی ہو کر میدانِ جنگ میں گر گئے۔ آپ نے ان کی تلاش کرائی۔ تو معلوم ہؤا۔ مقتولوں میں پڑے ہیں۔ جو شخص ان کی تلاش میں گیا تھا۔ اس نے انہیں دیکھا۔ کہ ابھی جان باقی ہے۔ تو کہا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمہاری تلاش کے لئے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا۔ تم رسول اللہؐ سے جا کر میرا اسلام کہہ دینا اور کہنا سعد کہتا تھا۔ کہ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ جو کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے نہ ملی ہو۔ اور پھر میری قوم کو میری طرف سے سلام کہنا۔ اور کہہ دینا۔ کہ سعد تم سے کہتا تھا۔ کہ اگر تم میں سے ایک شخص بھی زندہ رہ گیا۔ اور رسولِ خداؐ کو کوئی تکلیف پہنچی۔ تو تمہارا عذر قابل قبول نہ ہو گا۔"

ادھر یہ الفاظ ختم ہوئے۔ ادھر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ان الفاظ پر اگر غور کیا جائے۔ جو دمِ مرگ کہے گئے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ رسول عربیؐ کے اس جاں نثار کو کوئی تکلیف تھی۔ اس کے کلام سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس حالت میں خاص لذت اور سرور حاصل کر رہا تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ اگر ضرورت پیش آجائے۔ تو اس کی قوم کا ایک ایک فرد اس لطف کو حاصل کرے۔ کیا اس میں یہ جذبہ اور یہ ذوق و شوق تلوار کی دھار یا نیزے کی انی نے پیدا کیا تھا۔ دنیا میں ایسی تلوار نہ کوئی ایجاد ہوئی۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ یہ در اصل وہ رحمت کی تلوار تھی۔ جس نے مادی تلوار کے زخموں کا احساس ہی مٹا دیا۔ اور اس سرخ خون کو سرخروئی کا تمغہ بنا دیا۔

ایک شخص جس کا نام جبّار تھا۔ اپنے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح بیان کرتا ہے۔ کہ ایک جنگ میں میں نے ایک مسلمان کے ایسا نیزہ مارا۔ کہ نیزہ اس کے سینہ کے پار ہو گیا۔ اس پر اس نے کہا۔ قسم ہے خدا کی میں اپنے مطلب کو پہنچ گیا۔ جبار کہتا ہے یہ بات سنکر میں حیران رہ گیا۔ میں نے لوگوں سے اس کا مطلب پوچھا۔ تو انہوں نے بتایا۔ اس کا مطلب شہادت پانا تھا۔ جو اس کو حاصل ہو گئی۔ یہ سنکر مجھے ایسی لذت اور سرور آیا۔ کہ میں ایمان لے آیا۔ بے شک یہ شخص نیزہ کے ذریعہ مسلمان ہؤا۔ مگر نیزہ کھا کر نہیں۔ بلکہ مار کر جان جانے کے خوف سے نہیں۔ بلکہ جان دینے کے شوق سے۔ موت کے ڈر سے نہیں بلکہ ایک مرنے والے کی موت پر رشک کر کے۔

بس انسان۔ کہ غلاموں میں۔ ایسے ایسے لوگ شامل ہوں۔ اس کے متعلق کس منہ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے زبردستی کسی کو مسلمان بنایا۔

یہ انفرادی مثالیں ہیں۔ ممکن ہے۔ کوئی کہہ دے۔ چند ایک آدمیوں کے ذکر سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا۔ کہ سارے کے سارے مسلمان ہی ایسا اخلاص رکھتے تھے۔ اس لئے میں ایک ایسے واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ جس سے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جاں نثاروں کی مجموعی طور پر جاں فروشی کا ثبوت ملتا ہے۔

جنگ بدر کے وقت آپؐ نے جب مسلمانوں سے مشورہ لیا۔ کہ دشمن کے مقابلہ میں کیا کرنا چاہیئے۔ تو مقدادؓ بن عمرو نے مہاجرین کی طرف سے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہؐ! جس طرف خدا آپؐ کو راستہ دکھائے۔ اس طرف چلیئے ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ قسم ہے خدا کی ہم یہ نہ کہیں گے۔ جاؤ تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں نے کہا۔ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ ہم ہرگز آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔

اس کے بعد انصار کی طرف سے سعدؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم آپؐ پر ایمان لائے ہیں۔ اور ہم نے آپؐ کی تصدیق کی۔ اور گواہی دی۔ کہ جو کتاب آپ خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ وہ حق ہے اور ہم نے آپ سے آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا عہد کیا ہے یا رسول اللہ جس طرف آپ کی مرضی ہو تشریف لے چلیئے۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو مبعوث کیا۔ ہم دشمن سے آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے۔ اور آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشیں روندتا ہؤا نہ آئے۔ یا رسول اللہ اگر آپ ہم کو سمندر میں گرنے کا حکم دیں گے۔ تو ہم ضرور اس میں گر پڑیں گے۔ اور ہم میں سے ایک شخص بھی باقی نہیں رہے گا۔

اس سے ظاہر ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ماننے والے آپ سے کیسا تعلق اور اخلاص رکھتے تھے۔ اور آپ کے لئے کس طرح جانیں نثار کرنے کے لئے تیار تھے۔ اگر وہ تلوار کے خوف سے مسلمان ہوئے تھے تو پھر کیا وجہ تھی۔ وہ تلواروں کے نیچے گردنیں رکھنے کے اتنے شائق تھے۔ انہیں تو چاہیئے تھا۔ جنگ کا نام سنکر تھرا جاتے۔ اور پکار اٹھتے۔ ہم تو اپنی جانیں بچانے کے لئے مسلمان ہوئے تھے۔ اگر مسلمان ہو کر بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ تو پھر باپ دادا کا مذہب چھوڑنے سے کیا فائدہ؟ مگر نہیں وہ اپنے جانوں کی کچھ بھی حقیقت نہیں سمجھتے۔ اور اپنے محبوب کے لئے جانیں قربان کرنا اپنے لئے بہت بڑی نعمت سمجھتے ہیں۔

جو کچھ ہؤا جنگ و جدال کے مواقع کی باتیں ہیں۔ اور جنگ کے موقعہ کا جوش و خروش طبائع پر خاص اثر رکھتا ہے۔ اس لئے ایک دو ایسی مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔ جو کسی جنگ کے موقع کی نہیں بلکہ عام حالات کی ہیں۔

ایک صحابیؓ جن کا نام زیدؓ تھا کفار کے قابو میں آگئے جب کفار قتل کرنے کے لئے مقتل گاہ میں لے گئے۔ تو ابوسفیان نے جو اس وقت کافروں کا سردار تھا۔ انہیں کہا اے زید! کیا تم چاہتے ہو۔ کہ تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہو۔ اور تمہاری بجائے ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کریں۔ زیدؓ نے قتل گاہ میں کھڑے ہو کر اور موت کو سر پر منڈلاتے دیکھ کر نہایت ہی وقار سے کہا۔ میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک کانٹا بھی چبھے اور میں گھر میں چین سے بیٹھا رہوں۔

یہ جواب سنکر ابوسفیان بول اٹھا۔ میں نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب کو جیسا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دوست دیکھا۔ ایسا کسی کو کسی کا دوست نہیں دیکھا۔

حضرت زیدؓ سے ملتا جلتا واقعہ ہی خبیبؓ نامی صحابی کا بھی ہے۔ انہیں بھی جب قتل کرنے کے لئے لکڑی سے باندھ دیا گیا۔ تو ان کے آخری الفاظ یہ تھے۔ اے اللہ! ہم نے تیرے رسولؐ کی رسالت کی تبلیغ کر دی۔ تو بھی اپنے رسول کو ہماری اس حالت سے باخبر کر دے

کیا اخلاص مندی اور عقیدت شعاری کا اس سے بڑھ کر بھی کوئی ثبوت ہو سکتا ہے۔ مگر نا منصف مزاج لوگ کہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنی جان کے خوف سے مسلمان ہوئے۔

یہ چند واقعات جو اس وقت پیش کئے گئے ہیں۔ اس بات کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حق و صداقت۔ رحمت و اخوت۔ حلم اور بردباری کی تلوار بے شک چلائی۔ لیکن ظاہری قوت اور طاقت سے چلنے والی تلوار کا اسلام کی اشاعت میں کوئی دخل نہیں۔ حق و صداقت کی تلوار کسی انسان کو قتل نہیں کرتی۔ بلکہ اسے زندہ جاوید بنا دیتی ہے۔ اور موت کے خوف کو دل سے نکال دیتی ہے۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نعوذ باللہ ناجائز دباؤ ڈالنے والے ہوتے۔ تو ریحانہ نامی عورت جو غزوۂ بنی قریظہ میں پکڑی آئی۔ اور جنہیں حضورؐ نے شادی کا پیغام دیا۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ اور اسلام بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کیا مسلمان ہونے سے انکار کرنے کی جرأت کر سکتی تھی؟ صاف

باقی صفحہ ۷ پر)

احباب جائزہ لیں

کہ

کیا انہوں نے حضور ایدہ اللہ کے پیغام کی تعمیل کر دی ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اپنے پیغام رقم فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۵ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) "دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ "حفاظت خاص" یعنی جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے مگر جتنی ضرورت ہے اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے محبوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلّت محسوس نہ ہو۔ ...... میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں۔ یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا اس کو پورا کریں۔"

(۲) "دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ قادیان میں ایک "امانت فنڈ" کی میں نے تجویز کی تھی اور وہ یہ تھی کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کرائیں۔ خاص خاص وقت جماعت اپنی اغراض کے لئے خلیفۂ وقت سے بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہیگا اور بغیر ایک پیسہ چندہ کے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ۲۷ لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پاجاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لُٹ گیا تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے اور ان کو اس امانت کے ذریعہ دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا اور پھر احباب کو واپس کیا یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی تو اس میں تفصیلاً آئے گا۔ مگر بہرحال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے وہ ظاہر ہے۔ اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے۔ انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جس طرح پہلے دور میں ذمہ وار تھے اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا۔ روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔"

جملہ جماعتوں اور احباب کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ انہوں نے حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کی کوشش فرمائی ہے اور اس سلسلے میں اپنی اس جدوجہد کو تیز سے تیز تر کر دینا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

روزانہ وقارِ عمل کیوں ضروری ہے؟

"میں نے جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً اس امر کی ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور اس کے لئے میں نے ایک مفصل سکیم خدام الاحمدیہ کے سامنے پیش کی تھی کہ وہ اس طریق پر کام کریں۔ میری اس سکیم پر جس حد تک کام کیا گیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور میری وہ سکیم سکڑ سکڑ کر تل کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ پہلے روزانہ آدھ گھنٹے کے کام کا اہتمام کیا گیا۔ پھر کہا گیا کہ روزانہ آدھ گھنٹہ مشکل ہے۔ ہفتہ میں ایک بار ہو جائے تو غرض پوری ہو سکتی ہے۔ پھر سوال اٹھایا گیا کہ ہر ہفتہ وقار عمل منانا مشکل ہے۔ اگر پندرہ دن کے بعد وقار عمل کر لیا جائے گا تو اس میں بہت حد تک آسانی ہو سکتی۔ پھر یہ سوال اٹھایا گیا کہ پندرہ دن کے بعد خدام جمع نہیں ہو سکتے اگر اسے ماہوار کر دیا جائے تو تمام کو جمع ہونے میں سہولت رہے گی اور پھر ماہوار ہونے کی بجائے سال میں پانچ دن وقار عمل منانا کافی سمجھا گیا۔ اب مجھے علم نہیں کہ وہ پانچ دن بھی وقار عمل منایا جاتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ سال میں پانچ دن وقار عمل کیا جاتا ہے تو بھی اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ سال میں صرف پانچ دن اپنے ہاتھ سے کام کرنے سے کیا عادت پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ مقصد جو میرے مدنظر تھا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا ہو۔ اور کسی کام کو کرنے میں عار نہ محسوس کی جائے وہ بالکل پورا نہیں ہو رہا۔"

(فرمودہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء بر موقع سالانہ اجتماع)

محلہ دار الرحمت غربی میں چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ڈائرکٹر

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تقریر

کل مورخہ ۲۰ جون محلہ دار الرحمت غربی میں چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے "احمدی نوجوانوں کے لئے سائنٹفک علوم سیکھنے کی اہمیت" کے موضوع پر ایک نہایت عمدہ تقریر فرمائی۔

آئندہ سوموار کو پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب "حقیقۃ الرؤیا" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔

اعلان گمشدہ رسید بک

رسید بک نمبر ۵۳۳۹ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جو کہ ۹۵ رسیدات تک استعمال شدہ ہے سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا سے گم ہو گئی ہے۔ لہذا احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس نمبر کی رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی کو اس رسید بک کا علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) میں دو تین ماہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست ہے کہ وہ میری صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ ذو الفقار احمد ٹی بی ہسپتال راولپنڈی

(۲) میرے والد محترم بابو عبد الغنی صاحب امباوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان Cancer Cheek کی وجہ سے بیمار ہیں۔ پہلے کافی افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن اب پھر تکلیف زیادہ بڑھ رہی ہے احباب صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد الرشید غنی بی۔ایس۔سی لودھراں

(۳) خاکسار کی بیوی سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (پیر محمد)

(۴) خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ کے دونوں بچے بیمار ہیں۔ بڑے کو ٹائیفائڈ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین فضل الٰہی انوری بی۔ایس۔سی جامعۃ المبشرین ربوہ

(۵) میری بیوی عرصہ دس ماہ سے سخت بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ڈاکٹر عبد الستار چک ۲۳۔ لائلپور

(۶) میرا لڑکا عبد الرشید باسط چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ محمد عبد الرحمٰن صدر بیدار۔ گکھڑ

(۷) برادرم مختار احمد صاحب ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں محمد یوسف سلیمان جامعۃ المبشرین ربوہ

ملتان سے نو میل دور ۲ مال گاڑیاں ٹکرا گئیں

ملتان ۱۴ جون۔ یہاں سے نو میل دور شیر شاہ ریلوے اسٹیشن کے قریب دو مال گاڑیوں کے تصادم سے کراچی اور پشاور کے درمیان براستہ ملتان سلسلہ مواصلات منقطع ہو گیا اور کراچی سے آنے والی میل ایکسپریس کو لودھراں سے براستہ خانیوال لانا پڑا۔

کل صبح پونے ۹ بجے ۵۷ اپ مال گاڑی ملتان کو آ رہی تھی کہ شیر شاہ اسٹیشن پر کھڑی ایک مال گاڑی سے ٹکرا کر پٹڑی سے اتر گئی۔ اور اس کے باعث مین لائن کی ٹریفک میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ آنے والی گاڑی کے پانچ ڈبے چکنا چور ہو گئے اور عملے کو معمولی سی چوٹیں آئیں ملتان کے ڈی۔ ایم۔ او ڈاکٹر بی۔ اے شیخ فوراً جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ اور زخمیوں کو فوری طبی امداد دی گئی۔

تصادم کی وجہ اور نقصان کے اندازے کے بارے میں ابھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ ملتان کے ڈویژن سپرنٹنڈنٹ موقعہ پر تحقیقات کرنے کے لئے شیر شاہ چلے گئے ہیں۔

کراچی میں سیٹو کے اقتصادی ماہرین کی سہ روزہ کانفرنس

کراچی ۱۲ جون۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے (سیٹو) کے آٹھ رکن ممالک کے اقتصادی ماہرین کی ایک سہ روزہ کانفرنس کل یہاں شروع ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس کو تین گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے جو مخصوص قسم کے اقتصادی مسائل پر گفتگو کریں گے۔

اقتصادی کانفرنس کے یہ تینوں گروپ آج اپنی اپنی رپورٹ کانفرنس میں پیش کر دیں گے کانفرنس کا افتتاح پاکستان کے اقتصادی امور کے وزیر چودھری محمد علی نے کیا جو وزیر خزانہ بھی ہیں۔

کانفرنس نے متفقہ طور پر پاکستان کی وزارت خزانہ کے افسر مسٹر سعید حسین کو کانفرنس کا چیئرمین منتخب کیا۔ چودھری محمد علی نے افتتاحی تقریر میں سیٹو کے ممبر ممالک کے درمیان اقتصادی رشتوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دفاعی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ممبر ممالک کو اقتصادی ذمہ داریوں کو بھی جاننا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانفرنس کو چاہیئے کہ سیٹو کے رکن ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لئے طریقے تلاش کرے۔

کانفرنس میں سیٹو کے رکن ممالک تھائی لینڈ فلپائن، برطانیہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، امریکہ فرانس اور پاکستان کے اقتصادی ماہرین شرکت کر رہے ہیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

مشرقی پنجاب میں اکالیوں کی تحریک زور پکڑ گئی

لاہور ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ امرتسر میں پنجابی صوبہ کے نعروں پر پابندی کے خلاف اکالی دل کے ایک بہت بڑے جلوس نے مظاہرے کئے۔ تمام شہر کا چکر لگانے کے بعد جلوس دربار صاحب امرتسر کے باہر آ کر ٹھہر گیا۔ جہاں پولیس نے ان کو منتشر کرنے کے لئے معمولی اشک آور گیس استعمال کی۔ لیکن ان کے منتشر نہ ہونے پر پولیس نے سو کے قریب اکالیوں کو گرفتار کر لیا۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق امرتسر میں گرفتاریوں کی تعداد ۱۵۰ بتائی جاتی ہے۔

جالندھر سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں بھی نعروں پر پابندی کے خلاف ایک زبردست جلوس نکالا گیا اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے گئے لیکن وہاں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی

اکالی دل کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ہفتہ سے پنجاب کے صدر مقام چنڈی گڑھ میں مورچہ شروع کیا جائے۔ انبالہ۔ جگادھری اور متعدد دوسرے اضلاع سے بھی مظاہروں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں انبالہ میں ۱۸ اور جگادھری میں نو اکالی گرفتار کئے گئے ہیں۔

کمیونسٹ چین میں مذہب پر پابندی

ہانگ کانگ ۱۲ جون۔ ایک رومن کیتھولک پادری نے جو چین میں ۲۶ سال تک رہے ہیں کہا ہے کہ حکومت چین کی طرف سے یہ اعلان کہ یہاں مذہبی آزادی ہے بالکل جھوٹا پراپیگنڈا ہے۔ اس نے یہ بیان کمیونسٹ چین کے ایک صوبہ سے جلاوطن کر دیئے جانے کے بعد ہانگ کانگ میں دیا ہے بشپ نے جو پیشگوئی کی ہے کہ اگر حالات یونہی جاری رہے تو کمیونسٹ چین میں مذہب کو بالکل ختم کر دیا جائیگا۔

دیہات کے لئے ریڈیو سیٹ

نئی دہلی ۱۲ جون۔ دیہاتی علاقوں میں عوام کے سننے کے لئے ریڈیو سیٹ مہیا کرنے کی سکیم میں حکومت ہند کی امداد کے پروگرام کے تحت ہماچل پردیش سرکار نے ۲۴۰ ریڈیو سیٹ خرید کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

اس سے قبل پچاس ریڈیو سیٹ ریاست نے ۵۵-۱۹۵۴ء میں خرید کئے ہیں یہ سب کے سب ریڈیو سیٹ نصب ہو جانے پر ہماچل پردیش کے پانچ سو افراد سے زائد آبادی والے تمام دیہات میں ایک اجتماعی ریڈیو سیٹ مہیا کیا جائے گا۔

پاک افغان مصالحتی گفت و شنید کی ناکامی کا اندیشہ

کراچی ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان حالیہ کشیدگی کو ختم کرانے کی کوششوں میں ناکامی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کے دونوں ثالث شہزادہ ساعد اور کرنل سادات بذریعہ طیارہ کابل سے کراچی پہنچ گئے۔ دونوں ثالث کل شام کو وزیر خزانہ چودھری محمد علی اور قائم مقام سیکرٹری وزارت خارجہ مسٹر ایس اے بیگ سے ملاقات کریں گے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر دونوں ملکوں کے درمیان مصالحت کی کوششیں ناکام رہیں۔ تو حکومت پاکستان ۱۵ مئی سے قبل والا موقف اختیار کر لے گی۔ یاد رہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ثالثوں کی مداخلت سے قبل اعلان کیا تھا۔ کہ اگر ۱۵ مئی تک کابل حکومت پاکستانی پرچم کی توہین کی تلافی پر آمادہ نہ ہو گی۔ تو اس کے خلاف زبردست جوابی اقدامات کئے جائیں گے۔ کرنل سادات اور شہزادہ ساعد نے حکومت پاکستان سے بات چیت کی۔ انہوں نے وزیر خزانہ اور سیکرٹری وزارت خارجہ سے ملاقات کی وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا بھی اس وقت موجود تھے۔ ملاقات پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

دستوریہ کا اجلاس ۲۹ جون کو نہیں ہوگا

کراچی ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ نئی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ کے تعین کے بارے میں تین دن کے اندر سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔ افتتاحی اجلاس کی اصل تاریخ ۲۹ جون ہی تھی۔ لیکن اس قسم کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ کہ معمولی سا التوا ضروری ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ موجودہ حالات کے تحت کسی صورت میں بھی جولائی کے پہلے ہفتے کے بعد تک اجلاس ملتوی نہیں کیا جائے گا۔

خفیہ رائے دہی کیلئے ہائی کورٹ کی طرف سے حکمنامہ

لاہور ۱۲ جون۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے ریٹرننگ افسر (پنجاب) حکیم احمد شجاع کے نام ایک حکمنامہ جاری کیا ہے۔ جس میں خفیہ رائے دہی کے لئے ہدایات درج ہیں۔ ان کے مطابق ریٹرننگ افسر کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ ایک وقت میں ایک ہی رائے دہندہ بیلٹ روم میں داخل ہو۔ اور اگر بیلٹ روم میں دو یا اس سے زیادہ دروازے مخالف سمت میں ہوں۔ تو ریٹرننگ آفسر دو سے زیادہ رائے دہندوں کو بیلٹ روم میں داخل ہونے کی اجازت دے سکتا ہے۔ مگر بیلٹ پیپر حاصل کرنے کے بعد کسی کو دکھانے یا بات چیت کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض

(بقیہ صفحہ ۵)

ظاہر ہے۔ کہ وہ انکار کرنے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتی تھی۔ چنانچہ اسے کوئی خطرہ پیش بھی نہ آیا۔ یہاں تک کہ وہ خود اپنی رضامندی سے مسلمان ہو گئی۔ اگر جبراً مسلمان بنایا جاتا۔ تو ایک عورت کی اور پھر خاص کر ایک عربی عورت جس کی کوئی بھی حقیقت عربوں میں نہ تھی۔ اس دلیری سے انکار کر سکتی؟ کبھی نہیں غرض تاریخ اسلام ایک طرف تو اس قسم کی بے شمار مثالیں پیش کرتی ہے۔ لیکن دوسری طرف کوئی بھی ایسا واقعہ پیش نہیں کرتی۔ جس میں اسلام قبول کرانے کے لئے جبر اور[4] زبردستی سے کام لیا گیا ہو۔ سچ تو یہ ہے سہ

ہر بچے جاہل عرب کے سرکش کرحق کا جوہر زندگی تھا
یہی ہے وہ فلسفی امی کہ جس نے اس قوم کو سنوارا

مالی استحکام اور سیاسی سالمیت کے بغیر اقتصادی ترقی ممکن نہیں (وزیر خزانہ)

کراچی ۱۴ جون۔ پاکستان کے وزیر خزانہ و اقتصادی امور چودھری محمد علی نے ترقی کے ساتھ استحکام کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہر قسم کی دھمکیوں کے خلاف مالی استحکام اور سیاسی سالمیت کے بغیر محفوظ بنیادوں پر اقتصادی ترقی ممکن نہیں۔ چودھری محمد علی یہاں سیٹو کے اقتصادی ماہرین کی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کانفرنس کے کام کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس کا مقصد "منیلا پیکٹ" کو اقتصادی میدان میں زیادہ موثر بنانے کی غرض سے مختلف طریقے وضع کرنا ہے۔ اور اس معاہدے کی رو سے مشترک دفاع اور تعاون کے ذریعے جنوب مشرقی ایشیا کے لئے سالمیت حاصل کرنا ہے۔

چودھری محمد علی نے کہا۔ کہ کمزور اور طاقتور ملکوں کا باہمی تعاون پہلے ہی کافی مفید اور بارآور ثابت ہو چکا ہے۔ اور اس سے کمزور ممالک نے اپنے آپ کو مضبوط بنانے کے قابل بنا لیا ہے۔

امریکہ امن عالم کے قیام کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گا

اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کے موقعہ پر صدر آئزن ہاور کی تقریر

سان فرانسسکو ۲۲ جون۔ صدر آئزن ہاور نے اقوام متحدہ سے یہ وعدہ کیا کہ "چار بڑوں" کی مجوزہ کانفرنس کے دوران میں امریکہ امن عالم کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔

انہوں نے کہا برطانیہ عظمیٰ۔ فرانس۔ روس اور امریکہ کے صدور مملکت کے مابین ۱۸ جولائی سے جو مذاکرات شروع ہو رہے ہیں ان کی کامیابی کی اساس یہ ہے کہ تمام شرکاء کانفرنس اقوام متحدہ کے اصولوں اور اس کے منشور کے پابند رہیں۔

صدر آئزن ہاور نے ان خیالات کا اظہار اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کی تقریب کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ یہ سان فرانسسکو کے پلازا اوپرا ہاؤس میں منعقد ہو رہی تھی جہاں ۱۹۴۵ء میں اقوام متحدہ [illegible] قائم کیا تھا۔ صدر آئزن ہاور کا اقوام متحدہ سے [illegible] خطاب تھا۔ اس سے پہلے انہوں نے [illegible] ۱۹۵۱ء میں اقوام متحدہ سے خطاب کیا تھا۔ جبکہ انہوں نے ایٹم برائے امن کی تاریخی تجویز پیش کی تھی۔

صدر آئزن ہاور نے دنیا کے سیاست دانوں پر زور دیا کہ وہ آئندہ دس سال میں نہ صرف متزلزل [illegible] امن کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ ایک [illegible] قسم کے پائیدار امن کو تشکیل دیں۔ امن سے مراد [illegible] محض توپوں کی گھن گرج کا بند ہونا [illegible] نہیں ہے۔ بلکہ اس امن کا مقصد ایک شاندار طور پر زندگی بھی ہو جس کے تحت ایٹم جس کو کبھی "[illegible] انسان" کہا جاتا تھا انسان کا سب سے [illegible] خادم بن جائے۔ ان کی تقریر کا بڑا حصہ عام مسائل پر مشتمل تھا۔ انہوں نے اس کی وضاحت [illegible] کہ جہاں تک امریکہ کی خارجہ پالیسی کی خاص [illegible] باتوں کا تعلق ہے ان کے بارے میں وزیر خارجہ مسٹر ڈلس روشنی ڈالیں گے جبکہ وہ اس ہفتہ کے دوران میں جنرل اسمبلی سے خطاب کریں گے۔

صدر آئزن ہاور نے بتایا کہ اقوام متحدہ کے منشور میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر قوم کو اس بات کا فطری اور پیدائشی حق حاصل ہے کہ وہ ان افراد کو بھی پوری پوری آزادی کے ساتھ پسند کر سکتے ہیں جو ان کی حکومت کو چلائیں۔

انہوں نے کہا امریکہ اور دنیا کی اکثر قومیں [illegible] امید ہیں کہ ہر جگہ [illegible] تخریب پسندانہ کارروائیوں۔ جبر و استبداد۔ دوسرے ملکوں کے معاملے میں مداخلت یا دوسری حکومتوں کی تباہی کے [illegible] رہنے سے پرہیز کریں گی۔

صدر آئزن ہاور نے سرسری طور پر تخفیف اسلحہ [illegible] کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ [illegible] کی دوڑ کے ذریعہ امن حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے عہد کیا کہ امریکہ اقوام متحدہ کی [illegible] سے اس دن کو قریب تر لانے کی کوشش کرے گا۔ جبکہ امن۔ انصاف۔ دیانت۔ باہمی مفاہمت اور دوسروں کا احترام اپنے عہد کے جنگ و فساد کی جگہ لے لیں گے۔

اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ کی تقریبات کا آغاز

سان فرانسسکو ۲۲ جون۔ کل سان فرانسسکو شہر کے وسطی علاقہ میں جب ساٹھ ملکوں کے مندوبین اقوام متحدہ کی دسویں سالگرہ منانے کے لئے جمع ہوئے تو رنگا رنگ کے ساٹھ قومی پرچم فضاء میں لہرا رہے تھے۔

آج سے دس برس پہلے جبکہ بین الاقوامی تنظیم کے سلسلے میں اقوام متحدہ کی کانفرنس اس شہر میں منعقد ہوئی تھی۔ فضاء میں صرف [illegible] جھنڈے لہرا رہے تھے کہ اس تنظیمی اجلاس کے اختتام سے قبل ہی ان کی تعداد پچاس تک پہنچ چکی تھی۔

عبدالغفار خاں کے داخلہ سرحد پر کوئی پابندی نہیں

پشاور ۲۲ جون۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے اخباری نمائندوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ صوبہ سرحد میں خان عبدالغفار خاں کے داخلہ پر صوبائی حکومت نے کوئی پابندی عاید نہیں کی ہے۔

دریائے برہمپتر چڑھ رہا ہے

نئی دہلی ۲۲ جون۔ نئی دہلی ریڈیو کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ دریائے برہمپتر بدستور چڑھ رہا ہے۔ کل شام تک دریائے برہمپتر کا پانی کچھ انچ چڑھ گیا تھا۔

آسام کے شہر ڈبروگڑھ کی ایک اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ شہر کے نشیبی علاقے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

مغربی پاکستان میں مجلس دستور ساز کے انتخابات کے نتائج کا اعلان

پنجاب میں مسلم لیگ کے ۱۲ نون گروپ کے تین اور دو آزاد امیدوار کامیاب ہوئے

لاہور ۲۲ جون۔ کل تمام پاکستان میں مجلس دستور ساز کی رکنیت کے لئے انتخابات عمل میں لائے گئے۔ صوبہ سرحد۔ سندھ اور کراچی کی تمام نشستوں پر مسلم لیگی امیدوار منتخب ہو گئے۔ بلوچستان میں مرکزی وزیر مواصلات ڈاکٹر خان صاحب نے اپنے حریف کو شکست فاش دی۔ پنجاب سے مسلم لیگ کے ۲۰ سرکاری امیدواروں میں سے ۱۵ کامیاب ہوئے۔ مشرقی بنگال کے نتائج کا آج اعلان کیا جائے گا۔ منتخب امیدواروں کے نام درج ذیل ہیں:۔

پنجاب۔ میاں مشتاق احمد گورمانی۔ چوہدری محمد علی۔ میجر جنرل سکندر مرزا۔ سردار امیر اعظم خاں۔ افتخار حسین خاں آف ممدوٹ۔ کرنل عابد حسین۔ سردار عبدالحمید خاں دستی۔ سید علمدار حسین شاہ گیلانی۔ صوفی عبدالحمید خاں۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ۔ چوہدری محمد حسین چٹھہ۔ چوہدری عزیز الدین۔ پیر جی الدین لال بادشاہ آف مکھڈ۔ چوہدری عبدالغنی گھمن۔ نواب آف کالاباغ۔ میر بلخ شیر مزاری۔ ملک فیروز خاں نون۔ مظفر علی قزلباش۔ میاں عبدالباری۔ میاں افتخار الدین سی ای گبن۔

سندھ۔ محمد ایوب کھوڑو۔ پیر علی محمد راشدی۔ حاجی مولابخش سومرو۔ میر غلام علی تالپور۔ سیرومل کرپال داس۔

سرحد۔ سردار عبدالرشید۔ میاں جعفر شاہ۔ ایم۔ آر۔ کیانی۔ خان جلال الدین خاں۔

کراچی۔ یوسف ہارون۔

قاضی فضل اللہ کی گرفتاری

حیدرآباد ۲۲ جون۔ کل حیدرآباد پولیس نے سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ اور دستور ساز اسمبلی کے امیدوار قاضی فضل اللہ کو عین اس وقت گرفتار کر لیا۔ جب وہ انتخابات میں حصہ لینے کے لئے دربار ہال جا رہے تھے۔ پولیس کے ایک افسر نے ان کی گرفتاری کی وجہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ چند روز قبل ان کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اور اس کا انتخابات سے کوئی تعلق نہیں۔ اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا۔ کہ انتخابات آزادانہ نہیں ہوئے۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش ثابت ۱۳/۸/- تا ۱۴/- روپے۔ ماش سبز ۱۴/۴/- تا ۱۵/۸ روپے مونگ ثابت ۱۱/- روپے۔ مسور ثابت ۸/- تا ۱۶/- روپے۔ دال ۱۱/۱۲ روپے۔ چنے ۹/۷ روپے۔ کابلی چنے ۱۰/- تا ۱۲/- روپے۔ گندم ۸/۸ تا ۱۰/۴ تا ۱۱/۴ روپے۔ گڑ ۱۵/- تا ۱۸/- روپے شکر ۱۸/- تا ۲۱/- روپے۔ چینی دیسی ۲۳/- تا ۲۶/- روپے۔ تیل توریہ ۴۰/۴ تا ۴۱/۸ روپے تیل بنولہ ۵۵/- تا ۵۶/- روپے۔ تیل تلی ۷۵/- تا ۷۸/- روپے۔ دیسی گھی ۱۵۵/- تا ۱۶۵/- بناسپتی گھی ۴۰/۴ تا ۴۱/- روپے ٹین۔ سرخ مرچ ۴۰/- تا ۵۴/- روپے۔ کالی مرچ ۳۶۰/- روپے باجرہ ۱۰/۱۲ روپے تا ۱۱/- روپے۔ مکئی ۷/۱۲ تا ۸/- روپے۔ توریہ ۱۶/- تا ۱۷/- روپے۔ کھل توریہ ۵/۱۲ روپے۔ الائچی ڈوڈہ ۳۵۲/- الائچی خورد ۶/۴ روپے فی سیر۔ نمک ۲/۴ تا ۸/۴ روپے۔ لونگ ۵۱۰/- روپے۔ ہلدی ۸۵/- تا ۱۰۸/- تا ۱۹۰/- روپے۔ بادام ۵۸/- تا ۷۰/- روپے۔ سونگی ۵۰/- تا ۷۰/- روپے کھوپرا ۱۶۵/- روپے۔ چھوہارا ۱۸/- تا ۳۰/- پستہ ۴۰۰/- تا ۴۱۰/- روپے۔ گری بادام ۲۵۰/- روپے۔

صرافہ: سونا ۱۰۲/۸ روپے تا ۱۰۴/- پونڈ ۶۵/- روپے۔ چاندی ٹیکسالی ۱۴۷/- چاندی ۱۵۷/- تا ۱۶۵/-

ملکی مصنوعی ریشمی کپڑوں کی قیمتوں پر کنٹرول عائد کر دیا گیا

کراچی ۲۲ جون۔ حکومت پاکستان نے ملک میں تیار ہونے والے مصنوعی ریشمی کپڑے کی قیمتوں پر کنٹرول کر دیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق تقسیم کنندگان کے منافع کی حد ۵ فی صد مقرر کی گئی ہے۔ اس مصنوعی ریشمی کپڑے کی پرچون قیمت "ایکس فیکٹری پرائس" سے ۱۵ فی صد زائد ہو گی۔ ٹیکسٹائل کمشنر نے ۳۰ جون تک غیر مہر شدہ مال فروخت کرنے کی ہدایت کی ہے۔

بمبئی ۲۱ جون۔ گوا کے حکام نے آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے جنرل سکرٹری اور ممبر پارلیمنٹ کو رہا کر کے کل واپس ہندوستان بھیج دیا ہے۔ مسٹر دیش پانڈے کو ہفتہ کے روز گوا کی سرحد کے اندر گرفتار کیا گیا تھا۔ جبکہ آپ ۶۴ رضاکاروں کو ساتھ لے کر گوا میں داخل ہوئے تھے۔ باقی رضاکاروں کو دوسرے ہی روز واپس بھیج دیا گیا تھا۔